محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلہ
حاصل پور

المحمدیہ

رمضان 1436ھ
جولائی 2015ء

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

اشاعت خاص

ناشر
محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور
0301-6131916 - 0313-2501221

چند اشعار حافظ ادریس ضیاء رحمۃ اللہ کے نام

انتخاب: میاں شہباز شاکر

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جنگل میں اتنی خاموشی پہلے تو کبھی نہ تھی
اے کارواں ٹھہر ،کوئی ساتھی بچھڑا گیا شاید

یا رب وہ ہستیاں کس دیس میں بستی ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں
آتی رہیں گی یاد ہمیشہ وہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم انہیں فصل بہار میں

ہدیہ تبریک بنام مدرسہ حافظ محمد ادریس ضیاء رحمۃ اللہ ضیاء الاسلام

منجانب: عبدالجلیل والد ثاقب جلیل وہاڑی

ویرانوں میں بہار آئی !لوگو تم کو مبارک ہو نوید صبح انوار آئی لوگو تم کو مبارک ہو
فضائے تاریک میں یکدم ضیاء یاشیاں پھوٹیں صدائے حق کی مہکار آئی لوگو تم کو مبارک ہو
قرآن کے نور سے جگمگا جائیگی اب یہ دھرتی مستانوں کی بہار آئی لوگو تم کو مبارک ہو
صدق دل سے پک چکا اب توحید کا پودا لالہ زار میں اک نئی بہار آئی لوگو تم کو مبارک ہو
یارب نورحق سے اب اسکی آبیاری ہو ضیاء الاسلام کی بھوہار آئی لوگو تم کو مبارک ہو
خلوص نیت سے ثمر بار کردے مالی اب اپنے گلشن کو کہ گلشن پہ بہار آئی !لوگو تم کو مبارک ہو
ویرانوں میں بہار آئی !لوگو تم کو مبارک ہو لیکے دل کا قرار آئی لوگو تم کو مبارک ہو۔

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 2

نگران اعلیٰ
محترم جناب
حافظ رضاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

مہتمم پبلرشنز
عبدالشیخ اللطیف
(بہاولپور)

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

شمارہ نمبر 15
رمضان 1436ھ
جولائی 2015ء

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود یزدانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ
20.....روپے
سالانہ
240.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن منیجر
دبیر الرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمر اجاسل پوری
0321-7592205
0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	شب قدر کی تلاش کرو	مجیب الرحمٰن سیاف	3
درس حدیث	برمی مسلمان آپ کی مدد کے منتظر	زبیر الرحمٰن حاصل پوری	4
سیروسوانح	حافظ محمد ادریس ضیاء رحمۃ اللہ علیہ	محمد عظیم حاصل پوری	6
تأثرات	حافظ صاحب اُحباب کی نظر میں	جناب سہیل گورداسپوری	18
خراج تحسین	حافظ صاحب اُحباب کی نظر میں	قاری یحییٰ کریم	22
سیروسوانح	حافظ صاحب اُحباب کی نظر میں	مولانا رحمت اللہ شاکر	22
تعزیت	حافظ صاحب اُحباب کی نظر میں	ڈاکٹر عبدالشکور اعوان	23
نظم	قضاء وقدر کے یہ فیصلے	عبدالجلیل والد ثاقب جلیل	26
شخصیات	مشاہیر وہاڑی	طارق نواز علی عمار	28
سیروسوانح	حالات زندگی	قاری محمد حسن سلفی	30

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیرآباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 0302-4400210 03007435242

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 — مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

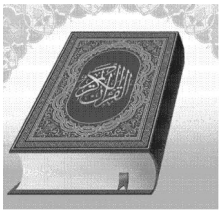

شب قدر کی تلاش کرو

مجیب الرحمٰن سیاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾[سورة القدر:٣-٥]

''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس میں ہر کام سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے''

ماہ رمضان مسلمانوں کو ایک ایسی رات بھی تحفے میں عطا کرتا ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے۔اسکے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں'' [بخاری (٢٠١٤)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''شب قدر رمضان کے آخری دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو'' [بخاری(٢٠١٧)ومسلم(١١٢٩)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ''

[مسلم(٧٦٢)(١١٧٠)]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''شب قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے'' [ابن خزیمہ(٢٣١/٣)حسن]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

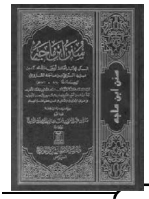

برمی مسلمان آپ کی مدد کے منتظر

تحریر.....زبیر الرحمن حاصل پوری

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا ، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِوَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ))

''جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی بڑی تکلیف دور فرما دے گا جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی ،اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی فرمائے گا،جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے گا۔''[صحیح مسلم (۲۶۹۹)]

براعظم ایشیا کا سب سے غریب ملک برما جسے میانمار بھی کہا جاتا ہے،سواچھ کروڑ نفوس پر مشتمل یہ ملک دنیا کا واحد بدھ مت اکثریت کا ملک ہے، یہاں اکثر و بیشتر مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں، صرف 28 مارچ 1942 کو ایک دن کے اندر 5 ہزار سے زائد مسلمانوں کا قتل کر دیا گیا۔

بودھوں کے ساتھ ساتھ جاپانیوں نے بھی ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر ڈالا بے شمار عورتوں کی عصمت دری کی گئی اور سینکڑوں بستیاں جلادی گئیں، ہزاروں مسلمان بنگلہ دیش کے درمیان جنگلوں ،ساحلی پٹیوں اور دلدلی زمینوں میں بسیرا کرلیا اور آج انکا یہی مسکن ہے۔ برما کے صوبے راکھینے جسکا پرانا نام اراکان تھا جسے چند ماہ قبل تبدیل کیا گیا ہے یہاں کے مسلمان بلا شک وشبہ دنیا کے سب سے مظلوم بے بس اور مجبور انسان ہیں انکی بے بسی ، بے کسی اور مظلومیت کا حال اس قدر خستہ ہے کہ اس کا

اعتراف اقوام متحدہ ،ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ جیسے 100 فیصد مغرب نواز اور اسلام دشمن ادارے بھی کرتے ہیں۔ برما کے طاقتور بودھ جب چاہیں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیتے ہیں اور کوئی ان سے معمولی باز پرس بھی نہیں کرسکتا۔ اور ان دنوں ان کی دہشت گری عروج پر ہے ،برما میں کسی مسلمان کو پختہ گھر بنانے کی اجازت نہیں ،سارے مسلمان گھاس پھونس کے جھونپڑوں میں رہتے ہیں یہاں کے مسلمان اس قدر مجبور ومقہور ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود انہیں زمین، جائیداد، گاڑی یا کسی بھی چیز کی ملکیت کی اجازت نہیں ہے یہاں تک کہ وہ کوئی ایسی کھانے کی چیز تک نہیں خرید سکتے جس سے انکے جسم کے موٹا یا طاقتور ہونے کا امکان ہو۔ صورتحال ایسی ہے کہ مسلمان انڈہ تک نہیں خرید سکتے یہاں کے مسلمانوں کو علاج ومعالجہ کی اجازت نہیں ہے یہاں کے مسلمانوں کے لیے کہ کوئی ہسپتال نہ کوئی سڑک ہے اور نہ کوئی سہولت ہے۔

ایک خدا، ایک رسول اور ایک دین کو ماننے کی وجہ سے سارے مسلمان ایک شخص کی مانند ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم بے چین ومضطرب ہوجاتا ہے اور اس کا سر دکھتا ہے تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کی تکلیف کو سارے مسلمانوں کو محسوس کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار ومددگار چھوڑتا ہے۔''

[صحیح بخاری ، المظالم (۲۴۴۲) ومسلم (۲۵۸۰)]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا معاملہ کرنے، ایک دوسرے سے محبت وتعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی ومعاونت کا سلوک کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن کا حال ہے کہ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو بدن کے باقی اعضاء بھی اس درد، بخار اور تکلیف کو محسوس کرتے ہیں''[بخاری ، الأدب (٦٠١١) و مسلم (٦٥٨٦)]

آیئے اخوت کا سبق یاد کیجئے اور اپنے بے سہارا مظلوم برما کے مسلمان بھائیوں کا ہاتھ تھام کر مساوات کے درس کو زندہ کیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیر وسوانح

حافظ محمد ادریس ضیاء رحمۃ اللہ علیہ

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

نام ونسب

آپکا اسم گرامی حافظ محمد ادریس ضیاء بن مولانا محمد صالح بن مولانا محمد اسماعیل بن مولانا میاں کریم بخش ہے۔قیام پاکستان سے قبل آپ کا خاندان ریاست کپورتھلا کے ضلع جالندھر میں آباد تھا۔قیام پاکستان کے بعد لاہور کے گاؤں جیابگا میں آکر آباد ہوا۔حافظ محمد ادریس ضیاء کی ولادت اسی گاؤں میں یکم نومبر 1953ء کو ہوئی۔حافظ صاحب کے گھرانے کو خصوصی امتیاز یہ حاصل تھا کہ آپ کے والد محترم مولانا صالح رحمۃ اللہ علیہ اور دادا مولانا اسماعیل اور پڑدادا کریم بخش سب کے سب جید عالمِ دین تھے نیز آپ کے والد محترم مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں شیخ الحدیث جناب محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ سے مکمل تعلیم حاصل کی تھی اور مولانا صالح رحمۃ اللہ علیہ سید داؤد غزنوی کے خاص شاگردوں میں سے ایک تھے۔نیز مولانا صالح رحمہ اللہ جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی راہنما حافظ سیف اللہ منصور شہید رحمہ اللہ کے استاذ بھی تھے،اوراس مردمجاہد نے اپنے استاذ محترم کو اپنے اخراجات پر حج بھی کروایا تھا۔

تعلیم

آپ نے ناظرہ اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم شیخ الحدیث والتفسیر الحاج مولانا محمد صالح سے حاصل کی جیابگا میں مڈل پاس کیا،پھر ۱۳ سال کی عمر میں مسجد قدس چوک دالگراں میں گیارہ ماہ کے دورانیہ میں مکمل قرآن حفظ کیا۔پھر جیابگا میں کسی سے عاریۃ کتب لے کر تین ماہ کی تیاری سے میٹرک پاس کیا اور پھر جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں درس نظامی کے لیے داخلہ لے لیا،1975ء میں آپ نے جامعہ محمدیہ سے سند فراغت پائی اور وہاں رہ کر فاضل عربی کیا۔آپ کے کلاس فیلوز میں معروف عالم دین مولانا عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ موجودہ شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور سید خبیب شاہ قصور والے اور مولانا سید

طارق چک ۸۳ والے ہیں۔

آپ کے جامعہ کے ساتھیوں میں مولانا احمد علی سیف حفظہ اللہ اور مولانا عطاء اللہ طارق رحمہ اللہ بھی ہیں۔

معروف اساتذہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ..... شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم رحمہ اللہ.....حضرت مولانا محمد لکھوی رحمہ اللہ.....شیخ الحدیث مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ.....شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ۔

دعوت وتبلیغ

سند فراغت کے بعد جامع مسجد اہلحدیث غازی آباد عرف کمہار پورہ ضلع لاہور خطیب رہے اس کے بعد ایک دوست عبدالرشید کبر کلاں میں آپ کو لے گیا وہاں کی مذہبی حالت یہ تھی کہ پورے گاؤں میں کوئی بھی سلفی نہ تھا لوگ بیری کے ایک درخت پر چڑھاوے چڑھاتے اور منتے مانتے، حافظ صاحب نے دعوت دی اپنے دوست کو اہلحدیث کیا پھر حافظ صاحب کی محنت سے پورا گاؤں اہلحدیث ہوگیا۔

کچھ عرصہ گزرا تھا کہ ضلع وہاڑی کی جماعت کے اصرار پر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے حکم دیا کہ آپ ضلع وہاڑی چلے جائیں اور پھر واپس کبھی نہ آئیں وہاں ہی ساری زندگی دین کا کام کریں۔ یہ 1980ء کی بات ہے۔ عرصہ ۳۰ سال آپ پھر جامع مسجد مبارک میں دعوت وتبلیغ کا کام کرتے رہے پھر کچھ حالات ناساز ہوئے تو اپنا ادارہ جامعہ ضیاء الاسلام بنایا اور وہیں منتقل ہو گئے ۔مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے کئی ایک عہدوں پر فائز رہ کر آپ عمر بھر دعوت وتبلیغ کے کام میں خوب سرگرم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

خاندان کے خاندان مسلمان ہو گئے

آپ کے فرزند امجد حافظ حبیب الرحمٰن ضیاء صاحب نے بتایا کہ والد محترم کو ایک دفعہ عیسائیوں نے اپنے چرچ میں خطاب کے لیے دعوت دی۔ والد محترم بے باک مجاہد تھے آپ نے

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی تعلیمات پیش کیں اور کہا کہ ہم تو عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف قرآن سے پیش کرتے ہیں تم کہاں سے پیش کرتے ہو اور ہمارے پاس سچی کتاب آسمانی کتاب قرآن ہے جس میں ہے کہ اللہ کی اولاد نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ تو بعد میں چرچ کے پوپ نے خطاب کیا اور کہا کہ ہم تو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا روحانی بیٹا سمجھتے ہیں۔ حافظ صاحب کہنے لگے، چلو شکر ہے کہ کچھ تو نیچے آئے ہو۔ اس کے بعد حافظ صاحب کے پاس گھر میں بہت سے عیسائی آئے اور کہنے لگے یہ پوپ نے غلط کہا ہے ہم تو انہیں حقیقی بیٹا سمجھتے ہیں پھر حافظ صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں ۱۵۰ کے قریب عیسائی مسلمان ہو گئے۔

حبیب الرحمٰن نے بتایا کہ والد صاحب کے پاس ایک دفعہ وہاڑی شہر کے چرچ کا پوپ آیا اور آ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ایک لڑکا مسلسل آ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مجھے عیسائی کر دو۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس لڑکے کی اصلاح فرمائیں۔ والد صاحب اس لڑکے کا ایڈریس لے کر اس سے ملے تو حقیقت سامنے آئی کہ وہ ہسپتال میں ملازم تھا اور اس کے ساتھ ایک عیسائی لڑکی بھی کام کرتی تھی دونوں میں بات چیت کافی حد تک آگے نکل گئی تو لڑکی نے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔ والد صاحب نے اس لڑکے کو سمجھایا اور فرمانے لگے کیا خیال ہے ہم اس لڑکی کو ہی مسلمان کر لیں۔ لڑکا رضامند ہو گیا تو والد صاحب نے ان دونوں کو کئی بار بلایا، لڑکی کو اسلام کی دعوت دی، ایک وقت لگا مگر لڑکی مسلمان ہو گئی تو والد صاحب نے ان دونوں کا نکاح پڑھا دیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ سے رفاقت

حافظ صاحب کو علامہ صاحب کے بیٹوں میں شمار کیا جاتا تھا علامہ صاحب ہی کے کہنے پر آپ شہر وہاڑی میں تشریف لائے تھے۔ علامہ صاحب نے جب پاکستان میں یوتھ فورس کی بنیاد رکھی تو حافظ صاحب اہلحدیث یوتھ فورس کے جنرل سیکٹری آف پاکستان بنائے گئے اور اس دوران آپ نے پورے پاکستان کے بطور جنرل سیکٹری دورے کیے۔

ایک دفعہ حافظ صاحب نے وہاڑی شہر میں ایک جلسہ رکھا جس میں علامہ صاحب کا

خصوصی بیان تھا مگر انتظامیہ نے سختی سے روک دیا، علامہ صاحب وقت سے قبل ہی ایک دو دن وہاڑی میں تشریف لے آئے اور جلسہ گاہ سے الگ رہے جب جلسہ سامعین وحاضرین سے ٹھاٹھے مارنے لگا تو علامہ صاحب کو حافظ صاحب اسٹیج پر لے آئے اور علامہ صاحب نے وہاں ایک پُر زور انداز میں خطاب کیا، اور ڈپٹی کمشنر اور انتظامیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے پتہ ہے میرے جانے کے بعد تم حافظ صاحب کو تنگ کرو گے لیکن یاد رکھنا ''جو ادریس ضیاء کو تنگ کرے گا علامہ اسے دنیا و آخرت میں تنگ کرے گا''۔

جب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے شہداء اہلحدیث کانفرنس کروائی تو عزت افزائی کرتے ہوئے اپنے بعد آخری خطاب کے لیے حافظ صاحب کو حکم کیا۔

ایک دفعہ وہاڑی باغ والی مسجد میں مولانا امین اوکاڑی حنفی کا جمعہ تھا اور جمعہ کے بعد مولوی احمد یار کے ساتھ مناظرہ تھا مناظرہ تو نہ ہوا لیکن امین اوکاڑی صاحب ایک جم گھٹے کے ساتھ اس کمرے کی طرف آ گئے جہاں حافظ صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آ کر کہنے لگے کہ انہیں پکڑ لو تو سب لوگ حافظ صاحب کی طرف بھاگے، حافظ صاحب کے پاس لائسنس والا ریوالور تھا آپ نے نکال کر فضا میں لہرایا تو سب بھاگ گئے پھر پولیس آئی اور آپ کو پکڑ کر لے گئی اور آپ کا لائسنس کینسل کر دیا، جب آپ جیل میں تھے تو علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے انتظامیہ کو فون کیا اور کہا کہ تم خود حافظ صاحب کو چھوڑتے ہو یا میں وہاڑی آؤں۔ پھر پولیس نے آپ کو رہا کر دیا تھا۔

عہدے وذمہ داریاں

۱.....1976-77 میں بنائی گئی اہل حدیث مطالبات کمیٹی کے رکن نامزد کئے گئے۔

۲.....1978-79 میں جمعیت اہل حدیث کی ایگزیٹو باڈی کے رکن بنائے گئے۔

۳.....1987-88 میں متحدہ جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے۔

۴.....1990 سے 1995 تک آپ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔

۵.....1996 سے 2015 تک آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کے امیر رہے۔

۶.....2000 سے اتحاد بین المسلمین کے مشترکہ فورم ملی یک جہتی کونسل ضلع وہاڑی کے چیئرمین رہے۔

۷.....2007 سے نظریہ پاکستان ٹرسٹ ضلع وہاڑی کے صدر رہے۔

۸.....2009 سے علماء ومشائخ ونگ پاکستان مسلم لیگ ن کے ضلعی صدر رہے۔

۹.....1980 سے ڈویژنل امن کمیٹی ملتان کے رکن چلے آرہے تھے۔

۱۰.....1980 سے 2010 تک تقریباً تیس سال آپ مسجد مبارک اہل حدیث وہاڑی میں امامت وخطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔

۱۱.....علاوہ ازیں آپ گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور عربی ٹیچر ملازم بھی تھے۔

فضائل ومناقب

چونکہ آپ اتحاد بین المسلمین کے فورم ملی یکجہتی کونسل ضلع وہاڑی کے تقریباً پندرہ سال چیئرمین رہے۔تو آپ ہر سال یکم محرم کو وہاڑی شہر کے بلدیہ حال میں سیرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کانفرنس کروایا کرتے تھے۔جس میں تمام مکاتبِ فکر اور تمام مسالک کے نمائندہ گان شرکت کرتے حتی کہ اہلِ تشیع بھی ہوتے اور ان کو بھی شان عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گفتگو کرنے کا کہا جاتا اور وہ حافظ صاحب کے حکم پر شان عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے۔ایسے ہی کئی ایک خوبیوں کی وجہ سے ڈی آئی جی پنجاب نے آپ کو گولڈ میڈل (امن کا ایوارڈ) دیا تھا۔موصوف چونکہ معتدل انسان تھے،حق بیان کرتے مگر کسی کو زچ نہ کرتے تھے اسی وجہ سے تقریباً ۴ مرتبہ بابا فرید دربار پر سیرت محمد ﷺ خطاب کرنے کا موقعہ بھی ملا تھا۔

عاجزی وانکساری

راقم کی آپ رحمہ اللہ سے پہلی ملاقات زاہد ارشاد بھائی کے گھر ہوئی،اس دن راقم مسجد

مبارک میں درس قرآن کے لیے حاضر ہوا تھا درس کے بعد کھانا زاہد بھائی کے گھر تھا کھانے پر بیٹھتے ہی میں نے ذکر کیا کہ آج حافظ ادریس ضیاء صاحب سے ملے بغیر واپس نہیں جانا تو فوراً زاہد صاحب نے فون ملا دیا اور راقم کا ذکر حافظ صاحب سے کیا تو حافظ صاحب فرمانے لگے میں بورے والا اک اہم میٹنگ میں ہوں چلو کچھ کرتا ہوں بس ابھی کھانا ختم نہ ہوا تھا کہ حافظ صاحب محترم شفیق بھائی (امیر جماعۃ الدعوۃ ضلع وہاڑی) کے ساتھ پہنچ گئے اور فرمانے لگے کہ ہم نے سوچا پھر وقت ملے نہ ملے حاصل پوری کی آج ہی زیارت کرتے ہیں تو ہم وہاں سے معذرت کر کے چلے آئے ہیں' تقریباً ایک گھنٹہ نشست رہی، حاصل پور اور اس کی جماعتی زندگی پر بات ہوئی، حافظ صاحب کہنے لگے میرا ایک عرصہ پہلے حاصل پور آنا جانا لگا رہتا تھا مولانا محمد علی صاحب کے ساتھ مل کر تمام مسالک کی مساجد میں دروس بھی ہوا کرتے تھے، راقم نے آپ کو بڑا سادہ لوح انسان پایا، دوسروں کو بڑا اور خود کو چھوٹا سمجھنا اور ہر ایک کو اتنی عزت دینا کہ مخاطب سمجھے کہ شاید سب سے زیادہ مجھ سے ہی آپ کی محبت ہے۔ یقیناً آپ میں علماء و محدثین والی صفات موجود تھی۔

حافظ حبیب الرحمٰن بھائی نے بتایا کہ جب ابو ۱۹۹۱ء کے بعد جنرل سیکٹری یوتھ فورس پاکستان بنے اور نعیم بٹ صاحب صدر اور ناظم اعلی میاں جمیل صاحب تو ایک دفعہ ان دنوں فورٹ عباس کانفرنس ہوئی، فورٹ عباس سے کانفرنس کے بعد عارف والا کی گاڑی پر آئے تو جگہ سیٹ پر نہ ملی تو انہوں نے کہا کرایہ ڈبل ہوگا اور ڈرائیور کے ساتھ ٹاپے پر بیٹھنا ہوگا۔ ابو تیار ہو گئے اور جب عارف والا پہنچے تو وہاڑی تک گاڑی نہ مل رہی تھی ایک گاڑی ملی تو وہ بھی سواریوں سے بھری ہوئی اور آپ کو گاڑی کی چھت پر جگہ ملی وہاں پر ہی بیٹھ کر رات گئے وہاڑی پہنچے۔ اور ایک بار بھی ذہن میں نہ آیا کہ میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کا جنرل سیکٹری ہوں۔

مفتی وہاڑی

موصوف کو اللہ تعالیٰ نے کئی ایک صلاحیتوں سے نوازا تھا ان میں ایک صلاحیت مسائل میں دسترس بھی تھی کسی بھی مسئلہ میں سائل سوال کرتا تو فوراً جواب حاضر کر دیتے۔ حق گوئی میں انہیں کوئی پیچھے نہیں کر

سکتا تھا۔حبیب الرحمٰن ضیاء نے بتایا کہ مسلک اہلحدیث کہ علاوہ کئی دیگر مکاتبِ فکر کے لوگ بھی آپ سے فتوی لینے آیا کرتے تھے۔جیسا کہ ایک دفعہ قاری گوہر قادری وہاڑی کی معروف شخصیت نے بھی طلاق ثلاثہ کے مسئلہ میں اپنی بیٹی کے متعلق فتوی والد صاحب سے منگوایا تھا۔اسی طرح کئی مرتبہ علی محمد نوری بریلوی نے بھی مختلف مسائل پر فتوے آپ سے منگوائے۔

مہمان نواز

مہمان نوازی انبیاء کی صفت ہے،علماء انبیاء کے وارث ہیں۔انبیاء کی صفات کو بدرجہ اتم اپنے اندر ضم کرنے والے علماء ہی ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ موصوف کے اندر یہ صفت بھی نمایاں تھی۔بقول مناظرہ اسلام مولانا رانا شمشاد سلفی کے کہ ایک دفعہ وہاڑی کے قریب ۳۱ چک میں ایک دیوبندی مناظر کے ساتھ مناظرہ کے لیے ۱۵ کے قریب علماء حاضر ہوئے جن میں عبدالستار روپڑی بھی تھے تین دن علماء کرام وہاڑی کی مرکزی مسجد مبارک میں حافظ صاحب کے مہمان رہے حافظ صاحب نے خوب مہمان نوازی کی۔اور فرمانے لگے کہ حافظ صاحب میں غیرت ایمانی اور مسلکی محبت بہت زیادہ پائی جاتی تھی۔مولانا ادریس ضیاء صاحب جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے فارغ التحصیل تھے اور آپ کے اساتذہ میں مولانا معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے لیکن فراغت کے بعد جب دعوت وتبلیغ کے میدان میں اترے تو حافظ صاحب نے لکھوی گروپ کو اپنانے کی بجائے مرکزی جمعیت اہلحدیث میں شمولیت اختیار کر کے کام شروع کیا۔لکھوی گروپ کے افراد معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کو بار بار یہ کہتے کہ آپ کا شاگرد ہو کر آپ کی جماعت میں کام کرنے کی بجائے مرکزی جمعیت میں کام کرتا ہے آپ اسے کہیں تو وہ آپ کے ساتھ مل کر کام کرے جو وہاں کرتے ہیں۔تو لکھوی صاحب فرماتے میں اسے کیسے کہہ سکتا ہوں؟ ساتھیوں نے اصرار کیا کہ وہ کیا بات ہے جسکی وجہ سے آپ اسے نہیں کہتے۔تو فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہمارا ایکسیڈنٹ وہاڑی کے قریب ہو گیا۔ہم ہسپتال میں کئی دن داخل رہے تو حافظ صاحب نے ہماری اس قدر خدمت کی کہ انہیں کچھ کہنے کو دل نہیں چاہتا پھر فرمانے لگے کہ جب ہم ہسپتال میں

تھے تو نماز کا وقت آ گیا اور میری چادر خراب ہوگئی تو حافظ صاحب کو کہا کہ کوئی چادر لا دیں، تہبند باندھ کر میں نماز ادا کرلوں تو حافظ صاحب نے اپنی پگ فوری اتار کر مجھے دے دی اور کہا کہ اس کی تہبند باندھ کر آپ نماز ادا کرلیں۔اس قدر انہوں نے ہماری خدمت کی اب میں کیسے انہیں کچھ کہہ سکتا ہوں

مناظرے

ایک دفعہ جیابگا میں بریلوی مسلک مولوی اللہ دتہ سے بمعہ اہل وعیال بڑے گراؤنڈ میں ہزاروں کے مجمع میں حافظ صاحب نے مباہلہ کیا اور ایک سٹام کروایا کہ جو جھوٹا ہوگا وہ دوسرے کی زندگی میں فوت ہو جائے گا اور مولوی اللہ دتہ آپ سے پندرہ سال پہلے فوت ہوگیا تھا۔

حافظ صاحب نے جیابگا میں مسلک بریلوی محمد عمر اچھروی سے بھی مناظرہ کیا جس میں آپ کو فتح ہوئی

بے باک خطیب

حافظ صاحب چونکہ امن کمیٹی ضلع وہاڑی کے چیئرمین تھے ایک دفعہ ملتان میں امن کمیٹی کا ڈویژنل اجلاس تھا حافظ صاحب شرکت کے لیے گاڑی میں سوار ہوئے تو ساتھ ہی نوری صاحب یعنی قاضی محمد وھاج (بابا فرید دربار کے محکمہ اوقاف کی طرف سے منتخب خطیب) کے والد علی محمد نوری صاحب بھی سیٹ پر بیٹھ گئے جب انہوں نے حافظ صاحب کو دیکھا تو جلدی اٹھ کر دوسری طرف بیٹھ گئے ،حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر راستہ میں میں ان کے پاس ہوتا تو وہ دور ہوتے حتی کے ملتان پہنچے تو وہاں سے ایک ویگن میں بیٹھ کر دفتر پہنچے اور نوری صاحب کا کرایہ بھی میں نے ہی دیا،لیکن دوران سفر نوری صاحب غصے سے ہی لال پیلے ہوتے رہے بات کوئی نہیں۔

اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی باری باری نمائندگان گفتگو کرتے رہے حافظ صاحب کہتے ہیں میری باری سے قبل ایک عورت نے خطاب کیا اور ساری گفتگو کا خلاصہ یہ پیش کیا کہ معاشرے کے امن کا بگاڑ یہ مولوی ہیں لوگوں نے اسے خوب داد بھی دی۔اس کے بعد حافظ صاحب کہتے ہیں میرا خطاب تھا، میں نے آتے ہی کہا کہ اس معاشرے کے امن کا بگاڑ مولوی نہیں پولیس اور عورتیں ہیں ۔لوگ بڑے تعجب سے بات سننے لگے تو میں نے کہا کہ سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ ایک معرکہ میں تھے کہ

کسی نے گھر خبر دی کہ وہ میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کر گئے ہیں۔تو اس کی ماں نے کہا کہ سلطان کبھی میدان سے بھاگ نہیں سکتا۔لوگوں نے کہا بات تو پکی ہے،لوگوں نے سلطان کی ماں سے کہا کہ تو اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہے کہ تیرا بیٹا بھاگ نہیں سکتا۔سلطان کی ماں نے کہا۔کہ میں نے جب بھی اسے بچپن میں دودھ پلایا ہے پہلے وضو کیا اور پھر گود میں لیٹا کر قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے دودھ پلایا ہے میں نہیں مانتی کہ میرا بیٹا میدان چھوڑ کر بھاگ جائے بحر حال بعد میں پتہ چلا کہ خبر غلط تھی۔تو حافظ صاحب کہتے ہیں میں نے کہا یہ اس دور کی عورتیں تھی اور آج کی خواتین تو دودھ پلاتے وقت ٹی وی اور کیبل پر گانے سنتے ہوئے دودھ پلاتی ہیں آج کے دور میں سلطان راہی تو پیدا ہوسکتا ہے،سلطان محمود غزنوی نہیں پیدا ہوسکتا۔شاعر کہتا ہے:

یہ آرزو کروں میں تیری آرزو کے بعد کچھ نہیں بچے گا میری گفتگو کے بعد

اور دنیا کا خوف مجھے کیا ڈرائے گا ماں نے ہے مجھ کو دودھ پلایا وضوء کے بعد

لوگوں نے خوب داد دی۔حافظ صاحب کہتے ہیں پھر جب اجلاس ختم ہوا تو ڈی ایس پی نے کہا کہ آپ نے پولیس کا بھی تذکرہ کیا تھا وہ بات سمجھ نہیں آئی تو حافظ کہتے ہیں چوروں کے لیے اسلحہ کے لائسنس کی اجازت اور اپنے دفاع کے لیے ہتھیار رکھنے پر پابندی تو امن کیسے آئے گا اور کہا کہ میں نے اپنے دفاع میں وہاڑی جب مولانا امین اوکاڑوی صاحب کے اشارے سے لوگ میرے اوپر ٹوٹ پڑے تو اپنا ریوالور نکالا تو میرا پولیس نے لائسنس کینسل کر دیا گیا اسی وقت آفیسر نے حکم دیا حافظ صاحب کا لائسنس جاری کر دیا جائے۔

اصل میں نوری صاحب حافظ صاحب سے دور بھاگتے تھے بلکہ حبیب الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ یہ ابو کے ساتھ سلام نہیں لیتے تھے ایک دفعہ ابو نے بتایا کہ ہم کسی جگہ پر اکٹھے ہوئے چونکہ یہ بھی امن کمیٹی کے رکن تھے اور ابو بھی تو اکثر اکٹھے ہوتے رہتے تھے۔ابو نے کہا میں نے زبردستی نوری صاحب سے ہاتھ ملا لیا،نوری صاحب کہنے لگے اب تو مجھے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو ابو نے آگے سے جواب دیا کہ دھونے سے کچھ نہیں ہوگا،ان ہاتھوں کو کاٹ دو،چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں وہ خواہ دنیا کے چور کے ہوں یا دین کے چور ہوں۔

حافظ صاحب کہتے ہیں جب نوری صاحب سخت بیمار ہوئے اور لاہور ہسپتال میں داخل تھے تو میں ان کی عیادت کے لیے پہنچ گیا تو نوری صاحب نے مجھ سے بڑی محبت سے مصافحہ کیا اور ملے بھی۔تو میں نے ہنستے ہوئے کہا نوری صاحب آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپ تو پیر سرکار ہیں آپ کے بزرگ بھی اور آپ تو مرتے ہی نہیں ہیں بس پردہ فرماتے ہیں،مرنا تو ہم جیسوں نے ہے آپ کو تو پریشان نہیں ہونا چاہیے اگر موت آ بھی گئی تو کچھ دیر کے لیے ہوگی تو حافظ صاحب کہتے ہیں نوری صاحب رو پڑے اور کہتے ہیں.نہیں ادریس موت برحق ہے اور سب کو آنی ہے ہم سب نے مرنا ہے،یہی سچ ہے۔

اولاد

اولاد میں آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں:

(۱) مولانا حبیب الرحمان ضیاء فاضل ابو ہریرہ شریعہ کالج لاہور، جو پچھلے پندرہ سال سے ملتان میں خطابت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے لیکن اب یہ آپ کی مسجد کی امامت وخطابت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

(۲) مولانا ضیاء الرحمان ضیاء خطیب جیا بگا لاہور۔پچھلے دس سال سے خطابت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

(۳) مولانا شفیق الرحمان ضیاء خطیب گڑھا موڑ

(۴) احسان الٰہی ضیاء۔گورنمنٹ سروس میں ہیں

(۵) عزیز الرحمان ضیاء۔طالب علم میٹرک

(۶) قاری مجیب الرحمان ضیاء۔گڑھا موڑ کے دینی مدرسہ میں شعبہ حفظ القرآن کے انچارج ہیں۔

نماز جنازہ

19 مئی بروز منگل 2015ء کی صبح نو بج کر چند منٹ ہو چکے تھے، وھاڑی سے ہمارے فاضل دوست بھائی زاہد ارشاد صاحب کی کال رسیو ہوئی کہ وہاڑی کی ہر دلعزیز شخصیت حضرت مولانا محمد ادریس ضیاء

صاحب رات دل کے اٹیک کی وجہ سے ملتان نشتر ہسپتال منتقل کر دیئے گئے تھے اور ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ آپ اس دار فانی کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ چکے ہیں' زاہد بھائی کی غم میں ڈوبی ہوئی دھیمی آواز نے مجھ پر اک سکتہ طاری کر دیا' اک لمحے بعد زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن

إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ ، وَالْقَلْبُ يَحْزَن

وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا

وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِدْرِيْس ! لَمَحْزُوْنُوْن

نماز جنازہ کا اعلان شام 6 بجے ہوا' حاصل پور سے تاج صاحب' سعید بھائی' قاری عبید اللہ صاحب اور احمد حسن بھائی کی رفاقت میں وھاڑی پہنچے' حاصل پور سے دیگر احباب نے بھی شرکت کی جن میں نعم بھائی، مولانا محمد علی صاحب، حاجی رمضان صاحب پروفیسر عبد الغفار بھٹی، سیف اللہ بھٹی، قاری عبد الستار ذکی صاحب وغیرہ مرکزی جنازہ گاہ موصوف کے محبان کی وجہ سے تنگی داماں کا شکوہ کرتے نظر آ رہی تھی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے پہلے موصوف کے فضائل و مناقب پر چند احباب نے بات کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے دور دراز سے شیوخ تشریف لائے ہوئے تھے مثلاً وزیر آباد سے شیخ عبد الستار حامد صاحب اور ان کے رفقاء' پروفیسر عبد الرحمٰن لدھیانوی صاحب' ملتان سے شیخ عبد الحی عابد صاحب' مولانا رفیق یوسف صاحب' لاہور سے میاں جمیل صاحب' بہاولنگر سے قاری عبد الحمید صدیقی، پروفیسر عبد الرحمٰن شارق صاحب، قاری ادریس انصاری صاحب اور تمام مقامی علماء کرام اور احباب جماعت موجود تھے' اگرچہ نماز جنازہ میں بڑے بڑے علماء موجود تھے مگر سب کا اصرار یہ تھا آپ کا نماز جنازہ آپ کے فرزند امجد صاحبزادہ حبیب الرحمٰن ضیاء ہی پڑھائیں سو نماز جنازہ کی امامت کے فرائض آپ کے بیٹے نے رقت آمیز لہجے میں ادا کیے' ہر آنکھ اشکبار تھی اور موصوف کے لیے خلوص دل سے دعائیں کرتے ہوئے انہیں رخصت کر رہے تھی۔ جنازے کی ادائیگی کے بعد آخری دیدار کے لیے لوگوں کا ہجوم اور عقیدت مندوں کی دھکم پیل دیکھی نہ جاتی تھی' پھر جلد ہی آپ کو پاس کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللھم اغفر لہ

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

نماز جنازہ میں وہاڑی شہر کی جماعت کے تمام احباب کی آنکھوں میں اپنے محسن کی جدائی کے آنسو تھے، قاری غلام اللہ محمدی صاحب، مولانا یونس تبسم صاحب، ڈاکٹر عامر رشید صاحب، مولانا اسماعیل عتیق، قاری اسد اللہ اسلم، قاری یحییٰ کریم، قاری عبد الوحید، ملک عبد الحفیظ تبسم، ثاقب جلیل اور زاہد ارشاد صاحب سب افسردہ نظر آرہے تھے۔ جیسے کسی کا بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو اور پھر آدمی سوچتا ہو کہ اب کیا ہوگا۔

کسی محسن کی جدائی میں کوئی مرا تو نہیں جاتا
ہاں! جینے کے انداز مگر بدل جاتے ہیں کچھ کچھ

تعزیتی ریفرنس

29 مئی 2015ء کو سول سوسائٹی نیٹ ورک اور آواز ڈسٹرکٹ فورم کے زیر اہتمام ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر حافظ محمد ادریس ضیا مرحوم کی یاد میں تعزیتی ریفرنس جناح ہال وہاڑی میں ہوا۔

تعزیتی ریفرنس میں مذہبی و سیاسی راہنماؤں، سول سوسائٹی کی نمائندہ شخصیات سمیت سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

ایم پی اے وہاڑی میاں محمد ثاقب خورشید نے خطاب میں کہا کہ ضلع میں امن و امان کے قیام اور مذہبی رواداری کے فروغ میں حافظ محمد ادریس ضیاء کا کردار نا قابل فراموش ہے۔

انہوں نے کہا کہ مرحوم نے ہمیشہ حق اور سچ کا ساتھ دیا یہی وجہ ہے کہ تمام مسالک اور مکاتب فکر کے لوگ ان کی کمی کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔

جامع مسجد دربار بابا فریدؒ پاکپتن کے خطیب معروف عالم دین قاضی محمد وہاج نے کہا کہ حافظ محمد ادریس ضیاء نے ساری زندگی اتحاد بین المسلمین، اتحاد بین المذاہب اور اتحاد بین المسالک کے لیے کام کیا اور اپنے طرز عمل کی بدولت دلوں میں گھر کیا۔

وہاڑی میں ملی یکجہتی کونسل کا قیام سنہری کارنامہ تھا، جس کی بدولت علاقے میں اس وقت امن و امان کی

فضا قائم ہوئی جب ہر طرف دہشت گردی کا راج تھا۔

تعزیتی ریفرنس سے جماعت اسلامی کے ضلعی امیر سید جاوید حسین شاہ، جنرل سیکرٹری میلاد کمیٹی طاہر شریف گجر، ملت جعفریہ کے علامہ غلام قنبر عسکری، صدر جامع مسجد باغوالی حافظ ہارون، ایس پی او کے پروگرام سپیشلسٹ فہیم رضا، کوارڈینیٹر میاں جہانزیب، چیئرمین محمد سرور چودھری، چودھری احسان باری، مرکزی انجمن تاجران کے صدر ارشاد حسین بھٹی، جنرل سیکرٹری راؤ خلیل، و دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے حافظ محمد ادریس ضیاء کی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مرحوم دلیر اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اس موقع پر مرحوم کے صاحبزادے حافظ حبیب الرحمٰن ضیاء کی دستار بندی کی گئی اور مرحوم کے لیے دعا بھی کی گئی۔

تعزیتی وفود

ملک بھر کے جید علماء کرام اور سیاسی، سماجی جماعتوں کے امراء آپ کے فرزندان کے پاس تعزیت کے لیے تشریف لائے۔ جن میں جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب دیگر جماعتی ٹیم کے ساتھ بھی تشریف لائے [مجھے معلوم ہوا ہے کی جب جمعیت شبّعان بنائی گئی تھی تو اس میں حافظ سعید صاحب، پروفیسر ظفر اقبال صاحب کے ساتھ مل کر حافظ ادریس ضیاء صاحب بھی کام کرتے رہے تھے] اور رانا شمشاد سلفی صاحب، قاری غلام اللہ محمدی صاحب اور دیگر جماعت کے ملک بھر سے علماء کی آمد بھی آپ سے محبت کا بین ثبوت ہے۔

حافظ صاحب اپنے احباب کی نظر میں

جناب سہیل گورداسپوری (بورے والا)

آپ بڑے فعال اور چاک و چوبند شخصیت کے حامل تھے بیک وقت کئی تنظیموں و کمیٹیوں سے منسلک ہونے کے باوجود اپنے فرائض بااحسن ادا کرتے رہے ۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث آپ کی قیادت میں ضلع بھر میں دن بدن ترقی کے منازل طے کرتی رہی۔ دوران تبلیغ آپ پر بعض مرتبہ بڑی سخت آزمائشیں آئیں لیکن آپ نے اپنے اسلاف کے اسوہ پر عمل پیرا رہتے ہوئے بڑے صبر اور استقامت

کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور ثابت قدم رہے۔

1997ء کے لگ بھگ آپ قصور کی طرف سے ایک تبلیغی پروگرام سے فراغت کے بعد بذریعہ بس واپس وہاڑی آ رہے تھے۔ رات کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا کہ وہاڑی کے قریب آپ کی بس سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی یہ بڑا خوفناک حادثہ تھا بس میں موجود مسافروں کے ساتھ ساتھ آپ بھی شدید زخمی ہوئے اتفاق سے اسی وقت حضرت مولانا عبداللہ گورداسپوریؒ کے صاحبزادہ گرامی قدر علامہ زبیر عامر گورداسپوری جو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کار میں میلسی سے ایک تبلیغی پروگرام سے فارغ ہو کر واپس بورے والا جا رہے تھے جائے حادثہ پر پہنچ گئے ان کو یہ علم نہیں تھا کہ بس میں آپ بھی موجود ہیں انہوں نے انسانی ہمدردی کے جذبہ سے اپنی گاڑی کھڑی کی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ جلدی جلدی بس کے زخمی مسافروں کو بس سے نکال کر دوسری گاڑیوں کے ذریعے ہسپتال روانہ کرنا شروع کر دیا بس کی باڈی ٹوٹ چکی تھی دروازے اور کھڑکیوں سے گزرنا محال ہو چکا تھا کہ اسی دوران بس کے اندر سے اندھیرے میں کسی نے جناب زبیر گورداسپوری کو ان کا نام لے کر پکارا اور کہا، زبیر میں شدید تکلیف میں ہوں مجھے جلدی نکالو، جناب زبیر گورداسپوری فرماتے ہیں کہ اس جگہ اس وقت مجھے اپنا نام سن کر ایک زبردست دھچکا لگا میں فوراً سمجھ گیا جس شخص نے مجھے آواز دی ہے یہ یقیناً میرا کوئی عزیز یا جاننے والا ہے چنانچہ میں فوراً آواز کی طرف لپکا اور بس کی باڈی ٹیڑھی میڑھی ہونے کی وجہ سے بڑی مشکل سے آواز تک پہنچا تو دیکھا حضرت حافظ صاحب خون میں لت پت بس کی سیٹوں کے درمیاں پھنسے ہوئے ہیں میں نے جلدی سے سیٹوں سے زور آزمائی کرنی شروع کر دی اور حضرت حافظ صاحب کو نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ میں نے اپنے دو تین ساتھیوں کو بھی بُلا لیا لیکن حضرت حافظ صاحب کی ایک ٹانگ بس کی باڈی میں بری طرح پھنسی ہوئی تھی جو نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی دوسرا حضرت حافظ صاحب کا سارا جسم ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا ہم حضرت حافظ صاحب کو ان کے جسم کے جس حصے سے بھی پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کرتے تھے تو حافظ صاحب کی تکلیف سے کراہیں نکل جاتیں ادھر حافظ صاحب کے جسم سے خون مسلسل بہتا چلا جا رہا تھا یہ صورت حال حضرت حافظ صاحب کی زندگی کے لئے بڑی خطرناک تھی اسی دوران میرا ایک ساتھی کہیں سے

لوہے کی زنجیر (بھینسوں کا سنگل) ڈھونڈ لایا اس زنجیر کے ایک سرے کو ہم نے سیٹوں سے باندھا اور دوسرا سرا کھڑکی سے باہر نکال کر ایک ٹریکٹر کے پیچھے باندھ کر ٹریکٹر سے زور لگوایا تو پھر کہیں جا کر حضرت حافظ صاحب کی سیٹ کے نیچے پھنسی ہوئی ٹانگ آزاد ہوئی پھر حافظ صاحب کو اٹھا کر بس کی کھڑکی سے بڑی مشکل سے باہر نکالا اور ایمبولنس میں ڈال کر ہسپتال روانہ ہوئے اتنے میں حضرت حافظ صاحب بیہوش ہو چکے تھے ہسپتال پہنچ کر علاج معالجہ شروع ہو گیا حضرت حافظ صاحب کو خون کی شدید ضرورت تھی کیونکہ ان کا کافی خون بہہ چکا تھا ہم چار ساتھیوں نے فوراً ایک ایک بوتل خون دیا جو ہسپتال کے بلڈ بنک سے حافظ صاحب کے بلڈ گروپ کے مطابق تبدیل کروا کر لگوا دیا گیا جس سے حضرت حافظ صاحب کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ ہوش میں آ گئے ۔ ہوش میں آ کر آپ نے مجھے حکم دیا کہ اب میرے گھر اطلاع کر دو چنانچہ میں اپنے دو ساتھیوں کو حضرت حافظ صاحب کے پاس چھوڑ کر ایک ساتھی کو اپنے ساتھ لے کر آپ کے گھر گیا آپ کے بیٹوں کو خبر دی اور انہیں ساتھ لے کر واپس ہسپتال پہنچا آپ کی کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں علاج معالجہ ہوتا رہا تقریباً دو سال تک آپ صاحبِ فراش رہے بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو صحت یاب کر دیا اور آپ ایک نئے جذبہ سے تبلیغی ، تنظیمی وسماجی خدمات سرانجام دینے لگے۔

2010 میں آپ نے لالہ زار کالونی میں مرکز ضیاء الاسلام کے نام سے نئی مسجد تعمیر کی تو آپ اپنی اس نئی مسجد میں منتقل ہو گئے اور تا وقت وفات وہیں خطابت وامامت کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گڑھا موڑ میں چار کنال قطعہ اراضی پر مشتمل دینی مدرسہ کا بھی آغاز کیا جس میں 65 سے 70 طلباء قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کی تبلیغی ، تنظیمی ، سماجی وملی خدمات کا دورانیہ تقریباً 40 سال پر مشتمل ہے جن میں سے آپ نے تقریباً 35 سال ضلع وہاڑی میں خدمات سرانجام دیں۔ 1980 میں آپ لاہور سے وہاڑی تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہو رہے مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کی تاریخ آپ کے ذکر و خدمات کے اعتراف کے بغیر نامکمل ہوگی۔ 1947 میں قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے ہمارے اسلاف میں سے دو بزرگوں حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوریؒ (المعروف حضرت

بابا جیؒ) آف بوریوالا اور ولی العصر حضرت مولانا قاری عبداللطیف جالندھریؒ آف وہاڑی نے اس علاقہ کو اپنا مسکن بنایا اور اس علاقہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث جسے ان دنوں مغربی جمعیت اہل حدیث کہا جاتا تھا کی بنیاد رکھی ان دنوں یہ علاقہ ضلع ملتان سے منسلک تھا (اس علاقہ کے تفصیلی حالات حضرت گورداسپوریؒ کی سوانح حیات میں بیان کئے گئے ہیں جس کی طباعت بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر کچھ لیٹ ہوگئی ہے لیکن اب طبع وتالیف کے آخری مراحل میں ہے اور ان شاءاللہ عنقریب احباب کے ہاتھوں میں ہوگی) حضرت حافظ صاحب نے انہیں بزرگوں کے قائم کئے ہوئے نظم کو نا صرف قائم رکھا بلکہ بڑی کامیابی سے آگے بڑھایا، حضرت حافظ صاحب کو حضرت مولانا قاری عبد الطیف جالندھریؒ کی صحبت زیادہ عرصہ میسر نہ رہ سکی کیونکہ حضرت حافظ صاحب جب 1980 میں وہاڑی تشریف لائے تو حضرت قاری صاحبؒ بعض بیماریوں کی وجہ سے ضعیف اور نڈھال ہو چکے تھے اور تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں میں بہت کم حصہ لیتے تھے پھر انہی بیماریوں کی وجہ سے 1985 یا 86 میں وفات پا گئے (اللھم اغفرلہ) اس کے برعکس حضرت حافظ صاحب کو حضرت گورداسپوریؒ کی قیادت و راہنمائی ان کی وفات 2012 تک تقریباً 32 سال تک حاصل رہی۔ آپ نے ان کی راہنمائی و تجربات سے مستفید ہوتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی کو علاقہ کی ایک ایسی مسلمہ قوت بنا دیا جس کی آواز پورے ضلع میں ہر فورم پر نہ صرف سنی جاتی ہے بلکہ اسے خاص اہمیت بھی دی جاتی ہے۔

آپ ایک بلند آہنگ خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وسیع القلب عالم دین تھے وہاڑی میں آپ کے 35 سالہ دورِ تبلیغ میں بے شمار لوگ آپ کی خطابت وتبلیغ سے مستفید ہوئے اور فضول رسوم و رواج و بدعات سے تائب ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہوئے آپ انسانی فلاحی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر آپ کی دینی وملی خدمات قبول فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کی عمر، علم، عمل اور رزق میں برکت فرمائے اور آپ کی اولاد کو اسی طرح دین حنیف کی خدمت کرنے کی توفیق دیے رکھے (آمین)

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ ..عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ

قاری یحییٰ کریم صاحب (وہاڑی شہر)

بھائی یحییٰ کریم بتانے لگے کہ ایک دفعہ حافظ صاحب نے میرے پیچھے نماز ادا کی میں نے سورہ دخان نماز میں تلاوت کی نماز کے بعد دیکھا تو حافظ صاحب کی آنکھیں چھم چھم آنسو بہا رہی تھیں ،میں نے پاس ہو کر پوچھا حافظ صاحب کیا ہوا تو فرمانے لگے۔آج سورہ دخان نے رلا دیا ہے۔یہ اللہ والوں کی نشانی ہوتی ہے کہ جب قرآن سنتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو بہہ پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بھائی مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ یکم محرم کو بلدیہ حال سے کانفرنس کے بعد میرے پاس دوکان پر تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ لوگ تو باتیں کرتے ہیں کہ حافظ صاحب اہل تشیع کے ساتھ بھی ملی بھگت رکھتے ہیں جبکہ آج میں نے ایک شیعہ کی زبان سے شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو سنائی ہے کوئی ایسا کرنے والا ہے تو بتاؤ۔اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کو قبولیت سے نوازے۔

حافظ یحییٰ کریم نے بتایا کہ ایک دفعہ آپ کو کسی نے ازراہ مذاق کہا کہ آپ بڑے بنے پھرتے ہیں ہمارے محلے کی بجلی بند ہے اسے ہی درست کروا دیں تو حافظ صاحب اس کے پیچھے سائیکل پر بیٹھ کر واپڈا کے دفتر پہنچ گئے اور انہیں کہنے لگے میں ادھر ہی بیٹھا ہوں جب تک اس محلے کی آپ لائٹ چیک کر کے درست نہیں کر دیتے ،اور پھر بجلی چلنے تک وہاں بیٹھے رہے۔

حبیب الرحمٰن ضیاء صاحب کا کہنا تھا کہ ابو ہر سیاسی ،سماجی اور مذہبی اسٹیج پر تشریف لے جاتے اور وہاں پر صرف مسلکی نمائندگی ہی نہیں بلکہ اللہ کے فضل سے ان کی قیادت ہی کرتے تھے۔

مولانا رحمت اللہ شاکر صاحب (مدرس جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم) گوجرنوالہ

مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء مرحوم خوش الحان پنجابی خطیب تھے ،وہاڑی شہر کی جامع مسجد مبارک اہلحدیث میں ایک لمبا عرصہ لوگوں کو کتاب وسنت کا وعظ کرتے رہے جس کے نتیجے میں لوگوں کی کثیر تعداد مستفید ہوئی ،راہ راست پر آئی اور عقیدہ توحید قبول کیا۔

حضرت حافظ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا تھا ان میں سے اہم ترین خوبی بلکہ سب پر غالب انکا حسن اخلاق، خندہ پیشانی سے ملاقات اور مہمان نوازی تھی، جان پہچان کی صورت میں تو لوگ خوش ہو کر مل ہی لیتے ہیں مگر حافظ صاحب کا یہ طرز امتیاز تھا کہ ہر اجنبی کو ایسے ملتے کہ پرانا واقف ہو۔ علماء اور مدرسین کے ساتھ تو عجیب ہی عقیدت و محبت کا اظہار فرماتے، راقم الحروف کی حضرت حافظ سے چند ہی ملاقاتیں ہیں کوئی خاص وقت، عرصہ انکی معیت میں گزارنے کا موقعہ نہیں ملا، فون پر بھی بات ہو جاتی۔ یہ مختصر ہے مگر اتنا جامع کہ ان میں ساری زندگی کی یادیں بن کر رہ گئیں ہیں۔ ہر مسلک بلکہ ہر مسلم کے لیے دل میں محبت رکھتے تھے۔ امن وامان اور رفاہ عامہ کے کاموں میں سب سے آگے رہتے تھے۔ فتنوں سے کوسوں دور رہتے جس کی منہ بولتی مثال مسجد مبارک سے علیحدگی ہے۔ جھگڑے کے ڈر سے دوبارہ مسجد مبارک میں نہیں آئے تاکہ میری وجہ سے کوئی نقصان نہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالشکور اعوان (وہاڑی شہر)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء صاحب لاہور کی ایک آبادی میں علم کی شمع روشن کیے ہوئے تھے کہ اُس وقت جامع مسجد مبارک اہلحدیث کے صدر (میری مراد میرے بھائی ڈاکٹر عبدالغفور اعوان) جو کہ بہت زیرک اور مردم شناس شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں نے اس ہیرے کو پہچانا اور جامع مسجد مبارک وہاڑی کے تاج پر کنندہ کر دیا۔ ہیرے نے آتے ہی اپنی چمک سے اور درسِ قرآن وحدیث سے اہل علاقہ کے زنگ آلود دلوں کو روشن کرنا شروع کر دیا اور قرآن وحدیث کا ایسا چراغ روشن کیا کہ جسکی روشنی دور دور تک پھیل گئی اور جلد ہی ضلع وہاڑی کی ایک پہچان بن گئے۔

بچیوں کا مثالی ادارہ قائم کیا اسکے علاوہ بچیوں کو قرآن تجوید کے ساتھ اور تفسیر کے ساتھ پڑھانا شروع کیا اور ہزاروں طالبعلموں اور طالبات کو زیورِ قرآن وحدیث کے علم سے روشناس کروایا۔ اور اسکے علاوہ پورے ضلع کو مثالی امن کا گہوارہ بنانے کے لیے انتھک محنت کی اور آپکی ان کاوشوں کا ضامن پورا

ضلع اور انتظامیہ ہے۔

حافظ صاحب نہ صرف ضلع وہاڑی بلکہ پورے پاکستان میں ایک جانی پہچانی شخصیت تھے ایک دفعہ میرا اپنے بیٹے کے ساتھ سیلاب کے دنوں میں میڈیکل کیمپ کے ساتھ کوٹ ادو کے ضلع جانے کا اتفاق ہوا۔نماز کی ادائیگی کے لیے جب قریبی مسجد میں گئے اور جب ہم نے بتایا کہ ہم ضلع وہاڑی سے ہیں تو انہوں نے فوراً حافظ ادریس صاحب کے بارے میں دریافت کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ صوبہ سندھ میں کوٹ غلام محمد (جیمس آباد) جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بھی ہمیں بتایا گیا کہ حافظ صاحب وہاں بھی تبلیغی سلسلہ میں جاتے رہے ہیں۔حافظ صاحب خوش قسمت انسان تھے اور بہت کم ایسے انسان ہوتے ہیں جو خود بھی عالمِ دین ہوں، بیوی بھی قرآن و حدیث کی معلّمہ اور عالمہ، بہو بھی عالمِ دین اور بیٹے بھی ماشاءاللہ سے عالم دین ہیں۔حافظ صاحب کی بیوی آج بھی ہزاروں بچیوں کو زیورِ قرآن سے آراستہ کر رہی ہیں۔

حافظ صاحب کے روحانی بیٹے اور بیٹیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ہزاروں کی تعداد میں اس چراغِ مصطفوی سے استفادہ حاصل کر کے پورے ملک میں قرآن وحدیث کے علم کو روشن کر رہے ہیں۔حافظ صاحب کے شاگردوں کے شاگرد بھی ماشاءاللہ سے عالمِ دین ہیں اور مختلف جگہوں پر روشنیاں بکھیر رہے ہیں۔یہ حافظ صاحب کا ایک بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے اور دیا سے دیا روشن ہو کر ہر طرف روشنیاں بکھیر رہا ہے۔

اللہ کریم اس مردِ قلندر کی لحد پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور بشری تقاضہ سے جو بھی غلطیاں یا کوتاہیاں سرزرد ہوئی ہوں انہیں معاف فرمائے اور انکی نیکیوں کو انکی نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین

ڈاکٹر سید وسیم اختر (امیر جماعت اسلامی پنجاب)

برادرِ محترم حافظ حبیب الرحمٰن ضیاء صاحب.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد محترم کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین سے نوازے۔آمین

والدین اللہ رب العزت کی ایسی بے پایاں نعمت ہیں جن کا نعم البدل کم از کم اس دنیا کی زندگی میں ممکن نہیں ہے والدین کی موجودگی انسان کے لیے بہت سے غموں سے نجات کا پروانہ ہوتی ہے خاص کر باپ اولاد کے لیے شجر سایہ دار ہوتا ہے اور اسکے جدا ہو جانے سے اس سایہ سے محرومی ہو جاتی ہے ۔ ہماری اللہ رب العزت کے فیصلوں پر راضی رہنا ہی ہمارے بنیادی عقیدہ اور ایمان کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے ،انکی لغزشوں سے درگزر فرمائے اور سارے خاندان کو صبر جمیل ،اجر جزیل سے نوازے ۔میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمایئے اور تمام اہل خاندان کو تعزیت اور حوصلہ کا پیغام دیں۔میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ والسلام

نذیر احمد جنجوعہ (سیکریٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان)

برادرِ محترم حافظ حبیب الرحمٰن ضیاء صاحب.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کے والد محترم وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی نیکیوں کو شرف قبولیت بخشے ،لغزشوں سے درگزر فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے یہاں دفتر صوبہ کے ساتھی افسوس کر اظہار کر رہے ہیں ۔ہم سب آپ کے غم میں برابر شریک ہیں ہماری طرف سے دیگر لواحقین کی خدمت میں سلام اور تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔ والسلام

زوجہ ڈاکٹر محمد یوسف شہزاد بن ڈاکٹر عبدالشکور اعوان وہاڑی

میرے مربی واستاد محترم حافظ ادریس ضیاء صاحب

باکمال آواز ،نہایت شفیق ،مہربان ،خوش اخلاق ،خوش گفتار وہاڑی ایک ایسی ہستی سے محروم ہو گیا جن کے ساتھ ان کا تعلق عرصہ دراز سے تھا میرا ان سے باقاعدہ علمی تعلق ۲ سال تک رہا۔ترجمہ وتفسیر ،گرائمر اور بلوغ المرام حدیث ،لیکن اس کے علاوہ جب بھی ان کے پاس بیٹھتے کچھ نہ کچھ نئی بات ضرور پتہ چلتی ،کوئی حدیث ہو یا بزرگوں کا قول ۔ایسے انداز میں بیان کرتے کہ مجلس میں رونق آجاتی ۔کبھی پڑھتے پڑھتے بور ہوتے یا نیند آتی یا بیزاری محسوس ہوتی تو وہ ہمیں ایسے محظوظ کرتے اپنی باتوں سے کہ

ہمارا دوبارہ پڑھنے کو جی چاہتا اور جس دن وہ گھر پر نہ ہوتے تو ہمیں بہت کمی محسوس ہوتی۔
میں گھر آ کر کہتی کہ آج حافظ صاحب نہیں تھے تو ہمیں پڑھنے کا ذرا مزا نہیں آیا وہ عربی کہاوتیں اور لطیفے بہت سناتے تھے، مجھے اکثر کہتے تھے کہ میں تم گھر والوں کا بہت شکر گزار ہوں کیونکہ تمہارے والدِ محترم ڈاکٹر عبدالغفور اعوان صاحب مجھے وہاڑی لے کر آئے تھے اور مجھے عزت دی یہاں بسایا اور اپنے چھوٹوں سے ملایا کہ مجھے اپنے خاندان کی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔
ہر وقت میرے سامنے والدِ محترم کی تعریف کرتے اور شکر گزار ہوتے اور مجھے بہت عزت دیتے تھے اللہ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے اہلِ خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قضاء وقدر کے یہ فیصلے

منجانب: عبدالجلیل والد ثاقب جلیل وہاڑی

قضاء و قدر کے یہ فیصلے جن کے آگے نہ بس چلے
قضاء و قدر کے یہ فیصلے ہمیں منظور ہو چکے
لوگوں نے مجھے کس حال میں دیکھا بس دیکھا ہی دیکھا نہ محسوس کیا
کہ بندہ نا چیز کے دل میں کیسا ہے اک تلاطم بپا ء
یہ کارخانہ قدرت چلتا رہے گا یونہی تمام واہ سبحان! تیرا نظام
الا لہ الخلق والامر کوئی مانے یا نہ مانے یہ ہے اک اعلان عام
رات دن یہی نظارے کوئی آئے کوئی جائے حتی کہ خیر الانعام
کیا کوئی ہستیاں رہیں، کیا کوئی بستیاں رہیں جنکو ہے بقاء ودوام
دنیا کے یہ ظاہری سہارے بڑے دلکش بڑے پیارے پیارے حبیب الرحمٰن
کل من علیھا فان فیصلہ برحق و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام
تمہید اتنی بڑی جتنی بڑی تحمینہ ہے باقی ہے فقط دھوکے کا سامان

فیصلہ وہی تو وارد ہو گیا ہم دھوکے میں رہے بے خبر انسان

یہ نظام دنیا ہے چند روزہ وقت معین یونہی ختم یہ ہو جائے گا

باقی صدقہ جاریہ، نیک اولاد اور تعلیم وتعلم کا یہ سلسلہ اجر ہے اسکا ماسوا

اللہ بخشے ان کو دوام رب کا انعام اور بڑے مقدر کا یہ تابندہ ستارہ

والد مشفق حبیب الرحمٰن مرحوم ومغفور محمد ادریس ضیاءؒ عفی اللہ غفر اللہ

وہ داعی حق داعی دین عتیق پر سوز آواز خطیب دلنشین

محفلوں کو گرمانے والا اور خلوتوں میں اپنے رب کو منانے والا

روٹھوں کو منانے والا واللہ !اجڑے گھروں کو بسانے والا

داعی اجل کو کہہ گیا لبیک انا للہ عفی اللہ غفر اللہ

اپنے رب سے کئے وعدے نبھانے والا

چاہتیں بٹانے والا اجڑوں کو بسانے والا ،دکھ درد مٹانے والا

آج ملا قات ہو ا اپنے رب سے انا للہ عفی اللہ غفر اللہ

وہ کلمہ حق جو تیری زبان سے بار بار نکلتا تھا وقت لقاء

لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

تیرے پاس تو دلیل وجواز ہے یقیناً رب تو بے نیاز ہے

تو مہمان بہشت بریں بنے واللہ عنداللہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے

تیری حسنات تیرے لیے وجہ سکو ن و قرار ہو

عاجز کی ہے یہ دعا روز محشر تجھے اپنے رب کا دیدار ہو

یہ موت تو اک بہانہ ہے سب دنیا چھوڑ ہی جاتے ہیں

کچھ نشانِ عبرت بنتے ہیں کچھ سدا کی زندگی پاتے ہیں

پسماندگی کو صبر جمیل کہ توفیق عطا کر دعا ہے رب جلیل

ان تو دوالامانات الی اھلھا کا حق ادا کرتا ہے عبدالجلیل

حافظ محمد ادریس ضیاء رحمۃ اللہ علیہ

[وہاڑی شہر کے دو معروف لکھاری محترم طارق نواز صاحب اور علی عمار صاحب نے 2007ء میں ایک کتاب مشاہیر وہاڑی لکھی تھی جس میں انہوں نے حافظ صاحب کے متعلق بھی اک مضمون لکھا، اس مضمون کو بھی من وعن قارئین کی نظر کیا جاتا ہے۔]

مسلک اہلحدیث کے معروف عالم اور خطیب حافظ محمد ادریس ضیاء نے وہاڑی میں مذہبی رواداری اور قیامِ امن کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ 1994ء میں ان کی کامیاب تحریک کے نتیجے میں وہاڑی کی تین مختلف مساجد (جامع مسجد غلہ منڈی، جامع مسجد باغ والی، جامع مسجد مبارک اہل حدیث) میں تمام مکاتبِ فکر کے مسلمانوں نے اجتماعی نمازِ جمعہ ادا کر کے تاریخی مثال قائم کی۔ حافظ محمد ادریس ضیاء ڈویژنل اور ضلع امن کمیٹی کے رکن ہونے کے علاوہ ملی یکجہتی کونسل وہاڑی کے چیئرمین اور بین المذاہب کمیٹی وہاڑی کے صدر بھی تھے۔ ان کی مذہبی، سماجی اور قومی خدمات کے اعتراف میں اپنے وقت کے ضلع ناظم وہاڑی خان محمد ممتاز خان کھچی نے انہیں پرائڈ آف پرفارمنس سے نوازا پاکستان کے قومی اخبارات (روزنامہ نوائے وقت، جنگ، خبریں، کارنامہ ہفت روزہ کھلی عدالت اور ترازو) نے ان کے قومی اور مذہبی کردار کو نمایاں طور پر اُجاگر کیا۔

قیامِ پاکستان سے قبل حافظ محمد ادریس ضیاء کا خاندان ریاست کپورتھلا کے ضلع جالندھر میں آباد تھا۔ ان کے دادا میاں محمد اسماعیل اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد اس خاندان نے ضلع لاہور کے گاؤں جیا بگا میں مستقل سکونت اختیار کی۔ حافظ محمد ادریس ضیاء کی ولادت اسی گاؤں میں یکم نومبر 1953ء کو حاجی محمد صالح کے ہاں ہوئی۔ انہوں نے 1975ء میں تعلیمی بورڈ لاہور سے میٹرک اور 1976ء میں اسی بورڈ سے فاضل عربی کی سند حاصل کی۔ حافظ محمد ادریس ضیاء نے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے درس نظامی اور وفاق المدارس سلفیہ کا امتحان پاس کیا۔ 1970 میں تاریخ شخصیت ڈاکٹر جاوید اقبال کی انتخابی مہم میں شریک رہے۔ 1977ء کی تحریک

نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس تحریک کے دوران وہ گرفتار بھی ہوئے اور بعدازاں رہا کر دیئے گئے۔5 سال جامع مسجد اہلحدیث مین بازار نمبر 2 لاہور میں امامت اور خطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔

حافظ محمد ادریس ضیاء 1980ء میں وہاڑی آ گئے اور جامع مسجد مبارک اہل حدیث کے خطیب مقرر ہوئے۔یہاں انہوں نے جمعیت اہلحدیث اور اہلحدیث یوتھ فورس کی بنیاد ڈالی۔وہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تحریک نفاذ اسلام میں پیش پیش رہے۔قومی سطح پر جب مرکزی جمعیت اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث کا اتحاد ہوا تو شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امیر اور علامہ پروفیسر ساجد میر متحدہ جمعیت اہلحدیث کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔اس موقع پر حافظ محمد ادریس ضیاء اہلِ حدیث یوتھ فورس کے مرکزی سیکرٹری جنرل بنے۔انہوں نے ملک بھر میں نوجوانوں کو منظّم کیا۔اس دوران ملک فرقہ واریت کی لپیٹ میں آ گیا اور دہشتگردی کے واقعات رونما ہونے لگے۔اس زمانے میں حافظ محمد ادریس ضیاء نے وہاڑی میں آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کیا اور ملی یکجہتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔وہ اس کونسل کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے اور دو سال اس عہدے پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔بعد ازاں وہ ملی یکجہتی کونسل وہاڑی کے چیئرمین منتخب ہوئے اور وفات تک اس عہدے پر فائز رہے۔

1984ء میں حافظ محمد ادریس ضیاء نے تاریخی درسگاہ گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول میں عربی پڑھانا شروع کی۔کچھ عرصہ بعد انہیں اسی سکول میں او۔ٹی مستقل ملازمت دے دی گئی۔وہ جامعہ محمدیہ اہلحدیث وہاڑی کے مہتمم بھی رہے۔ان کی دعوت پر مشاہیر اہل حدیث علامہ احسان الٰہی ظہیر، معین الدین لکھوی، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، پروفیسر علامہ ساجد میر، حافظ عبدالکریم، مولانا محمد شریف چنگوانی اور مولانا منظور احمد وغیرہ نے مختلف اوقات میں وہاڑی میں مذہبی اور تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔حافظ محمد ادریس ضیاء کی زیرِ صدارت ہر سال یکم محرم الحرام کو بلدیہ ہال وہاڑی میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کانفرنس اور 4 محرم الحرام کو مرکزی امام بارگاہ وہاڑی میں شہداء کربلا سیمنار منعقد ہوتا ہے۔جن میں جملہ مکاتب فکر کے مسلمان شرکت کرتے ہیں۔وہ اہل سنت، اہل تشیع اور اہل حدیث کے تنازعات خوش اسلوبی کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ان کی اسلامی تحریک میں حافظ غلام اللہ، چوہدری

منظور احمد، شیخ محمد نعیم پاشا، شیخ محمد سلیم، چوہدری محمد اکرم، مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، مولانا محمد اشرف بھٹی محمد عارف، ڈاکٹر محمد حسین، محمد ابراہیم خلیل، چوہدری عبدالستار، مولانا احمد علی سیف، قاری محمد داؤد ارشد، مولانا محمد شمعون، شیخ عبدالرحمٰن، قاری محمد اشفاق، ڈاکٹر عبدالشکور اور چوہدری ثناء اللہ جت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ حافظ محمد ادریس ضیاء کی اہلیہ فاضل درس نظامی ہیں وہ مدرسۃ البنات وہاڑی میں طالبات کو مذہبی علوم پڑھاتی ہیں۔ ان کی ایک بیٹی فاضل درس نظامی اور میٹرک ہے۔ وہ بھی بچیوں کو قرآن مجید ترجمہ وتفسیر پڑھاتی ہیں۔ حافظ محمد ادریس ضیاء کے چھ بیٹے ہیں۔ ان کے بیٹے رانا حبیب الرحمٰن ضیاء (انٹرمیڈیٹ و درس نظامی) جامع مسجد اہلحدیث لالہ زار کالونی وہاڑی میں خطیب ہیں۔ رانا حبیب الرحمٰن ضیاء کی اہلیہ بھی فاضل درس نظامی ہیں۔ وہ بھی طالبات کو مذہبی زیورِ علم سے آراستہ کر رہی ہیں۔ حافظ محمد ادریس ضیاء کے دیگر پانچ بیٹے رانا ضیاء الرحمٰن ضیاء (درس نظامی زیرِ تعلیم بی اے)، شفیق الرحمٰن ضیاء (بی اے، درسِ نظامی) خطیب جامع مسجد اہلحدیث گڑھا موڑ، احسان الٰہی ظہیر (زیرِ تعلیم جماعت نہم) عزیز الرحمٰن اور مجیب الرحمٰن ہیں۔

حافظ محمد ادریس ضیاء اور ان کے رفقاء کار کی مساعیٔ جمیلہ کے نتیجے میں ضلع وہاڑی کی 600 مدارس میں قال قال رسول اللہ کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے 350 افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے مولانا محمد ادریس ضیاء کو امیر جمعیت اہل حدیث وہاڑی، مولانا محمد اشرف بھٹی کو ناظم اور قاری محمد یونس تبسم کو ناظم مالیات منتخب کیا۔ مولانا محمد ادریس ضیاء کے 25 شاگرد ضلع وہاڑی کی مختلف مساجد میں امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

حافظ محمد ادریس ضیاء رحمہ اللہ — قاری محمد حسن سلفی

حافظ محمد ادریس ضیاء رحمہ اللہ ایک شاہین نگاہ قائد تھے ان میں قائدانہ صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود تھیں انہوں نے وہاڑی جامع مسجد مبارک جناح روڈ 1979ء سے آغاز خطابت کیا اور ضلع بھر میں جماعت کی تنظیم سازی اور رابطہ مہم پر واز دیا، حافظ صاحب نے مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ اور مولانا اسد اللہ صاحب کی سرپرستی میں ضلع بھر میں مسلک کی اشاعت اور جماعت کی خدمت کی، کسی بھی بڑے

آدمی کی کامیابی میں اس کے مخلص دوستوں کا بڑا کردار ہوتا ہے، حافظ صاحب کو جو ٹیم ملی وہ بہت با ہمت اور مخلص تھی۔ قاری عبدالحمید ثاقب، مولانا عباس خلیق، مولانا محمد شریف فتح پوری، مولانا حافظ سلطان احمد، قاری حبیب اللہ، مولانا امین ارشد، مولانا محمد شمعون، مولانا لیاقت محمود زاہد، مولانا عطاء اللہ حنیف، قاری عبداللہ طیب، مولانا خورشید اللہ محمدی، مولانا محمد اشرف غیور، مولانا بلال ربانی، مولانا ابراھیم خلیل، حکیم عبدالحفیظ تبسم، مولانا ابوبکر صدیق فتح پوری، مولانا ریاض احمد، مولانا الطاف حسین، مولانا داؤد ارشد ڈوگر، مولانا عارف ظہیر اور دیگر علماء کرام اور کارکنان ان کے دستِ بازو دینے اور ان کو حافظ صاحب نے تنظیمی کام میں اپنا ہم رکاب رکھا، جلسوں اور کانفرسوں میں اسٹیج پر فن خطابت سے روشناس کروایا ان مخلص دوستوں کی محبت اور لگن سے ضلع بھر کے تبلیغی کام کی بنیاد پر حافظ صاحب کو اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کا جنرل سیکٹری منتخب کیا گیا۔ اس وقت صدر مولانا محمد نعیم بٹ تھے اور سیکٹری کی اس جوڑی کا دور اہلحدیث یوتھ فورس کا سنہری دور جو تاریخ کا حصہ ہے، حافظ صاحب وہاڑی میں ضلع ناظم اور امیر کے منصب پر تادیر فائز رہے ہر جگہ علماء کرام اور کارکنان کی غمی خوشی اور جماعتی امور میں پہنچنا اور مسائل کے حل کے لیے محنت کرنا ان کا خاصہ تھا اور اپنے مسلک اور علماء کا احترام کرنا اور گردانا بخوبی جانتے تھے ضلع بھر کے سیاسی زعماء چوہدری نذر محمد، محترمہ تہمینہ دولتانہ، میاں ثاقب خورشید، نور محمد خان، سعید احمد خان، الطاف حسین کھچی، طاہر اقبال چوہدری اور دیگر حافظ صاحب کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔ جامع مسجد مبارک میں شعبہ تحفیظ القرآن کا اجراء کیا، ترجمہ وتفسیر کی کلاس شروع کی اور پھر گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول میں تدریسی خدمات کہ وجہ سے شہر اور علاقہ بھر میں آپ کے شاگرد اور مسجد مبارک کے فیض یافتان موجود ہیں، حافظ صاحب ہر مکتب فکر کے علماء سے اچھے تعلقات اور روابط رکھنے والے انسان تھے، انہوں نے ہر محاذ پر دوسرے مذاہب اور مسالک کے لوگوں کے سامنے بھی مسلک کی ترجمانی کی یہی وجہ تھی کہ ان کے جنازے میں دیوبند، بریلوی، شیعہ لوگ بھی موجود اور غم سے نڈھال نظر آرہے تھے، مولانا عبدالستار، مولانا علی محمد نوری، مولانا احمد یار، قاضی وہاج، مولانا غلام قہر عسکری اور دیگر علماء کے حافظ صاحب سے بھائیوں جیسے تعلقات تھے یہی وجہ تھی کہ تمام دینی جماعتوں نے متفقہ طور پر ملی یکجہتی کونسل کا صدر اور چیئرمین امن کمیٹی منتخب کیا

،حافظ محمد ادریس ضیاء رحمہ اللہ اپنے قائدین جماعت کے پروانے اور متوالے تھے علامہ احسان الٰہی ظہیر کے سپاہی اور مجاہد تھے قاری عبدالمجید ثاقب نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ وہاڑی میں علامہ صاحب رحمہ اللہ کا جلسہ تھا، ڈی سی محمد اسماعیل نے منظوری دینے سے انکار کر دیا علامہ صاحب کو فون پر صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو قائد ملت ایک دن پہلے ہی وہاڑی پہنچے تو اپنے خطاب میں کہا ''اوے ڈی سی صاحب اگر میرے جانے کے بعد تو نے حافظ صاحب کو تنگ کیا تو میں تجھے اس دنیا میں بھی تنگ کروں گا اور آخرت میں بھی'' ایک مرتبہ وہاڑی میں جلسہ رکھا اور اس میں علامہ شہید رحمہ اللہ کے تینوں بیٹے اور علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ کے صاحبزادے کو دعوت دی انعام الرحمٰن یزدانی کو خطاب کی دعوت دینے کے لیے خود اسٹیج پر آئے اور کہا: ''یہ میرے قائد کا بیٹا ہے میں اسے بھی اپنا قائد سمجھتا ہوں۔'' حافظ صاحب ہر اہلحدیث کے دفاع اور عزت و توقیر کے لیے سرگرم رہے جب امریکہ سرکار کی طرف سے حافظ محمد سعید جماعۃ الدعوۃ کے سر کی قیمت لگائی تو مرکز ضیاء الاسلام لالہ زار کالونی میں منعقدہ بھرے جلسے میں تعلیمی اختلافات ہونے کے باوجود کہا'' حافظ سعید کا سر ایک مسلمان کا سر ہے ایک حافظ قرآن اور عالمِ دین کا سر ہے اور ایک اہلحدیث کا سر ہے اگر تم حافظ سعید کا سر اتارو گے تو ہم تمہارے سر اتار دیں گے'' حافظ صاحب ایک شعلہ نوا خطیب اور منجھے ہوئے عالم دین تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں پنجابی اور اردو میں ترنم اور نثر لہجوں میں خطابت کا ملکہ عطا کیا تھا حافظ صاحب رحمہ اللہ دیہاتوں میں جا کر خوب دلنشین انداز میں بیان فرماتے اور شہری ماحول میں شعلہ نوائی بھی خوب ہوتی، وفات سے چند روز پہلے ایک عزیز کی نماز جنازہ میں شریک ہوا یہ نماز جنازہ حافظ محمد ادریس صاحب نے پڑھائی جنازہ کے بعد ملاقات ہوئی تو میں نے کہا حافظ صاحب آپ تو جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ مسکرا کر فرمانے لگے۔ ''جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میں بھی جوان ہو جاتا ہوں'' وہ ملنسار اور محبت بانٹنے والے انسان تھے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

تحریر میں کہاں سمٹتے ہیں دلوں کے درد
بس یہی دل کو بہلا رہے ہیں ذرا کاغذوں کے ساتھ

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

زاھد کلاتھ ھاؤس

مکان نمبر40، C-بلاک وھاڑی

پروپرائیٹر:
چوہدری شاہد ارشاد، چوہدری زاہد ارشاد
0300-7735575

نیو بخاری ہومیوسٹور اینڈ کلینک

کلب روڈ وائٹ ھاؤس وھاڑی

پروپرائیٹر: ڈاکٹر حافظ عامر رشید
0301-6570200

یحییٰ ھارون فیبرکس

ہول سیل اینڈ پرچون
C-بلاک نزد قائد پبلک سکول وھاڑی

پروپرائیٹر: قاری یحییٰ کریم، شیخ ھارون کریم
0334-7169691

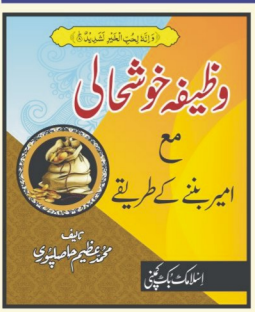

غربت وافلاس میں مبتلاء افراد کے لیے ترقی
کی ضامن اک کامیاب راہنما کتاب
آج ہی حاصل کریں۔ قیمت صرف 10

ملنے کا پتہ

اِسلامک بُک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0321-6607308
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com